مِنہاجُ السّالِکین

اِصلاحِ اَحوال اور
روحانی تربیت و ترقی کا نصاب

ڈاکٹر حسین محی الدّین قادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	**منہاج السالکین** (اِصلاحِ اَحوال اور روحانی تربیت و ترقی کا نصاب)
مصنف	:	ڈاکٹر حسین محی الدین قادری
معاونت	:	امجد محمود، جلیل احمد ہاشمی
نظرِ ثانی	:	اَجمل علی مجددی، محمود رضا
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi) Research.com.pk
مطبع	:	منہاج پبلی کیشنز، اِنڈیا
اِشاعت نمبر 1	:	اکتوبر 2020ء
اِشاعت نمبر 2	:	نومبر 2020ء
قیمت	:	

فہرست

مقدمہ 29

باب نمبر 1: علم: شوکتِ اسلام کا سرچشمہ 37

1۔ تمہید........ 39

(1) کیا اسلامی تہذیب بے بنیاد ہے؟........ 41

(2) مسلمان اپنی تاریخ سے واقف نہیں!........ 42

(3) کسی تہذیب کی کامیابی کو جانچنے کا معیار........ 44

(4) مسئلے کا حل........ 45

2۔ علم کے ذرائع اور علماء کے درجے........ 46

(1) حصولِ علم کا صوفیانہ انداز........ 46

(2) حصولِ علم کے عالمانہ طریقے........ 47

(3) مذہبی، سیکولر اور سائنسی علوم سے یکساں واقف ہمہ پہلو شخصیات........ 48

(4) حقیقی نتائج حاصل کرنے کے ذرائع........ 50

(5) تزکیہ نفس و روح کی اہمیت........ 52

(6) مسئلے کو کیسے حل کیا جائے؟ 52

3۔علم کے سات مراحل 53

(1) علم کی تعریف..54

(2) کسبِ کمال کے لیے علم کے سات مرحلے 55

(3) حافظے کی کمزوری اور بھول جانا: وجوہات اور علاج 62

باب نمبر2: خلوصِ نیّت کی اہمیّت 65

1۔خلوصِ نیّت کی تعریف 67

2۔اچھے اعمال سے ہمارے باطن میں تبدیلی کیوں نہیں آتی؟ 68

3۔قصداً اور انجانے میں سرزد ہونے والی برائی سے کیسے بچا جائے؟...........71

باب نمبر3: تخلیقِ کائنات کی بنیاد........................ 75

1۔ تمہید...77

2۔کائنات کو پشیمانی سے بچائے رکھنے والی حیات بخش قوّت—مُحبت 77

3۔ تخلیقِ کائنات کی بنیاد: محبّت کا محرّک 81

4۔محبّت کا محرّک ہی کائنات کو مستحکم رکھے ہوئے ہے 82

5۔مخلوقات کے مابین محبت کیسے کار فرما ہے؟ 83

6۔اللہ تعالیٰ اور مخلوقات کے درمیان محبّت اور توبہ کا عمل 86

7۔محبت ہر شے کی پرورش کرتی ہے..87

8۔اللہ تعالیٰ سے محبّت فرض ہے..88

9۔اللہ سے شدید محبّت — عشق..89

10۔اُلوہی محبّت کے تصور کی ایک مثال..89

11۔توبہ کے تین درجات..93

12۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق محبت کے ساتھ کیسے فرمائی؟..93

13۔حضرت محمد ﷺ کا نور تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں منتقل ہوتا رہا..97

14۔انسانوں کو حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کیوں کرنی چاہیے؟..98

15۔حضور نبی اکرم ﷺ کی باقی تمام انبیاء و رسل علیہم السلام پر افضلیت و برتری..100

16۔رشتۂ محبّت کے دو پہلو..100

(۱) نبوّت اور ولایت کا باہمی تعلق..101

(۲) نبیوں کے سردار ﷺ اور ولیوں کے سردار کا باہمی تعلق..102

17۔مجدد نبی کا نائب ہے..103

18۔موت بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب لاتی ہے..104

19۔موت — اب بھیانک نہیں رہی..111

20۔محبّت کا معجزہ..114

باب نمبر4:احساسِ ندامت اور توبہ کے مراحل 117

1۔اللہ تعالیٰ کا خطاؤں پر نادم افراد کے لیے خصوصی رحم کا اعلان فرمانا 119

2۔توبہ کے لیے اہم ترین مواقع 120

(1) شبِ قدر کی فضیلت 121

(2) شبِ برات کی فضیلت 124

(3) عیدین کی راتوں کی فضیلت 126

(4) شبِ جمعہ کی فضیلت 127

3۔توبہ کرنے کا یہی وقت ہے 129

4۔توبہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت کا حصول 133

5۔مومنین کے لیے سب سے عظیم تحفہ 136

(1) عام لوگوں کی توبہ 140

(2) اولیائے کرام کی توبہ (اِنابہ) 141

(3) پیغمبرانِ خدا کی توبہ (اوابہ) 142

(4) رسول اللہ ﷺ اپنی امّت کے لیے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں 143

6۔اولیائے کرامؒ کی زندگیوں سے ملنے والا قابلِ قدر سبق 149

(1) حضرت حبیب العجمیؒ 150

i۔توبہ سے پہلے کی زندگی 150

ii۔توبہ کے بعد کی زندگی 151

(2) حضرت ابو علی الفضیل بن عیاضؒ 152

i۔توبہ سے پہلے کی زندگی 152

ii۔توبہ کے بعد کی زندگی 153

(3) حضرت عبداللہ بن المبارکؒ.. 154

i۔توبہ سے پہلے کی زندگی 154

ii۔توبہ کے بعد کی زندگی 155

(4) حضرت بِشربن الحارث المعروف الحافیؒ —(ننگے پاؤں رہنے والے).. 157

i۔توبہ سے پہلے کی زندگی 157

ii۔توبہ کے بعد کی زندگی 158

7۔صوفیاء و اولیاء: دلوں کے طبیب 161

حضرت شمّس تبریزؒ کے مولانا جلال الدّین رومیؒ کا علاج کرنے کا قصّہ..... 162

8۔حضور نبی اکرم ﷺ کے تجویز کردہ مختلف علاج 163

9۔سچّی توبہ کی نشانیاں 166

10۔گناہوں کی اقسام کو سمجھنے کی اہمیت 168

11۔انسانی نفس کے تشخیصی خواص.. 169

(1) بد کلام و بد خواہ (سِبِّیّہ).. 169

(2) لذّت پرستی (بہیمیّہ) 170

(3) شیطان صفت (شیطنیّہ) 170

(4) خود پسندی اور انا پرستی (ربوبیّہ) 170

کیا آپ احساسِ برتری سے آزاد ہیں؟ 173

12۔نفسانی بیماریوں سے چھٹکارے کا حل: دعا جسے اللہ تبارک و تعالیٰ فوری قبول فرماتے ہیں 174

حضرت جنید بغدادیؒ اور بوڑھی عورت 176

13۔قرآن مجید میں نفس انسانی کی بیماریوں کا ذکر اور علاج 177

14۔توبہ — دلوں کا علاج 180

(1) نظر آنے والے گناہ 181

(2) نظر آنے والے گناہوں کا علاج 181

(3) نظر نہ آنے والے والے گناہ 181

(4) نظر نہ آنے والے گناہوں کا علاج 182

15۔دلوں کے علاج کا باطنی طریقہ 182

16۔دلوں کے علاج کا ظاہری طریقہ 184

17۔مثالی صوفیاء اور اولیاء کا تربیّت دینے کا طریقہ 186

18۔کمزور ارادے کی توبہ 191

19-توبہ کا دروازہ ہمہ وقت کھلا ہے 194

20-حضرت وحشی بن حارب ؓ کی توبہ........................ 201

21-توبۃُ النّصوح کی لرزش........................ 207

(1) حضرت امام زین العابدینؒ........................ 212

(2) امام اعظم ابو حنیفہؒ........................ 212

(3) حضرت ذوالنّون المصریؒ 213

22-ہم خود کو محفوظ کیوں جانتے ہیں؟ 215

23-خود احتسابی اور خدا خوفی کو لازم جانیں........................ 216

24-شفاعت کو غلط معنی پہنانا........................ 218

25-جھوٹ کو سچ سے ملانے کی ممانعت........................ 224

26-آپس میں نہ ملائے جاسکنے والے سات اہم کام........................ 226

(1) خوفِ خدا اور گناہ اکٹھے نہیں ہو سکتے 227

(2) بلا جستجو کامیابی کی توقع ایک فریب ہے........................ 229

(3) عزمِ صمیم کے بغیر توبہ کی خواہش بیکار ہے 230

(4) تضرع و انکساری عملی جدوجہد کے بغیر فائدہ مند نہیں 232

(5) احساسِ جرم کے بغیر معافی کی درخواست ایک ڈھونگ ہے 233

(6) صاف دلی کے بغیر متقی نظر آنا دوغلا پن ہے........................ 237

27۔آیئے! ایک حقیقی توبہ کریں.................................. 241

28۔احساسِ ندامت کا جاگنا 242

29۔توبہ کی قبولیّت کی نشانیاں 243

(۱) بد اطوار لوگوں کی صحبت ترک کرکے متقیوں میں شامل ہونا........ 243

(۲) کسی کا خود کو گناہوں سے الگ کرکے پوری طرح اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کے لیے وقف کر دینا.. 246

(3) نفسیاتی خواہشات سے بھرپور زندگی ترک کر کے فکرِ آخرت سے راحت اور سکون پانا 247

(4) اللہ تعالیٰ نے رزق کی عظیم ذمہ داری خود اُٹھا رکھی ہے تو اُس کی تلاش میں ضرورت سے زیادہ حرص و لالچ کیوں؟ 250

(5) قلب و روح کو احکام الٰہی کا پابند کرنا.............................. 251

باب نمبر5:مرئی اور غیر مرئی گناہ 253

۱۔مرئی (نظر آ سکنے والے) گناہ.................................... 256

(۱) شرک.. 261

(۲) نماز نہ پڑھنا.. 265

(3) زکوٰۃ نہ دینا 275

(4) ماہِ رمضان کے روزے نہ رکھنا.................................... 288

(5) حج نہ کرنا 291
(6) والدین کی بے ادبی اور گستاخی 295
(7) قطع رحمی (قریبی رشتہ داروں سے لا تعلقی)........ 303
(8) قتل کرنا........ 309
(9) بغیر تحقیق سنی سنائی بات پر یقین کرنا 313
(10) تمسخر اُڑانا........ 314
(11) سود کھانا........ 316
(12) یتیم کا مال نا حق کھانا........ 321
(13) شراب نوشی کرنا........ 326
(14) جواء کھیلنا........ 332
(15) چوری کرنا 335
(16) رہزنی 339
(17) جھوٹی گواہی دینا 342
(18) ظلم کرنا 347
(19) اضافی ٹیکس لینا 349
(20) حرام کھانا 353
(21) خودکشی 359

(22) جھوٹ بولنا 363

(23) انصاف نہ کرنا 366

(24) رشوت لینا 369

(25) اپنے اچھے کاموں کی خود ہی تشہیر کرنا 373

(26) دنیوی فوائد کے لیے علم حاصل کرنا اور علم کو چھُپانا 379

(27) خیانت کرنا 382

(28) کسی پر احسان کر کے اسے جتلانا 385

(29) دوسروں کو لعن طعن کرنا 388

(30) وعدہ پورا نہ کرنا 390

(31) ہمسایوں کو نقصان پہنچانا 393

(32) مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور انہیں بدنام کرنا 396

(33) دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرنا اور انہیں نقصان پہنچانا 400

(34) مردوں کا ریشم اور سونا پہننا 405

(35) منہ بولی اولاد (لے پالک) کو حقیقی اولاد ظاہر کرنا 406

(36) جھگڑا کرنا 410

(37) فالتو پانی کو روکنا 414

(38) ناپ تول میں کمی کرنا 415

(39) مسلمانوں کی جاسوسی کرنا اور ان کی کمزوریوں کو ظاہر کرنا (تجسس کرنا)
420 ....

(40) نجومیوں یا دست شناسوں سے فال نکلوانا اور اُس پر یقین رکھنا 423

(41) کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانا 426

(42) پاکدامن عورت پر بدکاری کی تہمت لگانا 428

2۔غیر مرئی (نظر نہ آنے والے گناہ) 430

(1) غرور و تکبر 432

(2) حسد 441

(3) چغل خوری (النمیمۃ).................... 450

(4) غیبت 456

(5) لالچ اور لامتناہی خواہشات.................... 465

(6) غصّہ 471

(7) بدگوئی اور فحش کلامی 479

(9) شک 486

(10) دھوکہ دینا یا کوئی خفیہ سازش تیّار کرنا 487

(11) جادو کرنا.................... 490

(12) مشیتِ ایزدی سے خود کو محفوظ خیال کرنا.................... 494

(13) تجسس (دوسروں کی نجی گفتگو پر کان لگانا) 499

(14) نا شکری 502

باب نمبر6:روحانیّت اور مادیّت میں مفاہمت کیسے ممکن ہے؟ . 505

1۔ تمہید 507

2۔روحانیّت اور مادیّت میں وسیع اختلاف 508

3۔روحانیّت کی وسعت 509

4۔مادیّت کی وسعت 510

5۔نری روحانیّت یا نری مادیّت پر تنقید 511

6۔مادیّت اور روحانیّت کا عملی پہلو....................................... 513

7۔درمیانی راستہ (سوالات کا جواب).. 514

8۔اعتدال کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر.................................... 515

9۔قربِ الٰہی کے حصول کے بارے میں ایک بڑا فکری مغالطہ.................. 519

10۔نیکی کی حقیقت 520

قیمتی شے کا خرچ کرنا 522

(1) سیدنا ابراہیم علیہ السلام 525

(2) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 526

(3) سیدنا جنید بغدادیؒ.. 527

(4) مولانا رومؒ 528

(5) حضرت ابراہیم بن ادہمؒ 529

پیغام 530

۱۱-اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات اور ان کے ظہور کا فلسفہ 530

۱۲-حاصلِ کلام 536

باب نمبر7:انسانیّت کی خدمت کرنا 537

۱-سیدھی راہ پر چلنے والوں کی قرآنی تعریف 539

2-قرآن مجید میں کافروں کے انسانیّت سے عاری ہونے کا بیان 541

انسانی خدمت امام الرّازیؒ کی نظر میں 542

3-اللہ تعالیٰ کیسے اپنے ان بندوں کی مدد فرماتا ہے جو دوسروں کے مدد گار ہوں 543

4-کیا دوسروں سے حسنِ سلوک لوگوں کا اخلاقی فرض ہے؟ 548

5-انسانیّت کی خدمت نفلی عبادت سے افضل ہے 549

6-حضور نبی اکرم ﷺ کی باہمی تعلقات کے بارے میں اخلاقی ہدایات 552

7-انسانی خدمت اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل 558

8-حضور نبی اکرم ﷺ کا حیوانات پر شفقت و نرمی کرنے کا حکم 561

9-خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا غیر مسلموں سے ہمدردانہ برتاؤ 564

۱۰۔مسلمان صوفیاء بطور مثالی نمونہ 566

۱۱۔پاک بازی کے لیے درکار اُوصاف 574

۱۲۔بد بختی کی علامات 576

۱۳۔رضائے الٰہی کے حصول کا راز 577

باب نمبر8:روح کی آبیاری کے ثمرات 579

۱۔ابتدائیہ 581

2۔فیوضات اور روحانیّت کا حصول 583

3۔تربیّت 584

(۱) ثابت قدمی 586

(2) غیر متعلقہ تحقیقات کی ممانعت 587

(3) دل شکستگی 588

(4) بدی کی ترغیب دینے والے نفس کو کچلنا 590

(5) تصنع اور بناوٹ سے احتیاط 591

4۔عینی شاہد بننے کا مقام 592

5۔سچ کا آشکار ہونا 593

6۔حقیقت نفس اور اس کے مراحل 593

(ا) برائی کا حکم دینے والا نفس (نفس امارہ) 609

(۲) اپنے کیے پر ملامت کرنے والا نفس (نفس لوامہ) 613

(3) القاء و الہام کرنے والا نفس (نفس ملہمہ)............................ 618

(4) ہر حال میں مطمئن اور آسودہ خاطر نفس (نفس مطمئنہ) 621

(5) خوش ہونے والا نفس (نفس راضیہ)................................ 626

(6) اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا نفس (نفس مرضیہ) 629

(7) اخلاص کی آخری منزل کا حامل نفس (نفس کاملہ) 633

باب نمبر9: انقلاب کا مفید کردار 639

1۔ اللہ تعالیٰ زمانے کی قسم کھاتا ہے 641

2۔ ہر زمانہ میرے حضور ﷺ کا ہے.. 644

3۔ ہم خود کو کیسے بہتر کر سکتے ہیں؟... 645

4۔ چار انقلابی خوبیاں 647

5۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کا کردار... 649

6۔ مقدّس ہستیاں 651

باب نمبر10: منہاج القرآن کا طریقِ اصلاح.................. 655

1۔ تمہید.. 657

2۔ ذاتی اصلاح اور پاکیزگی کا حصول 659

(1) عبادات اور تسبیحات 660

(2) پرہیز گاری کے کام کرنا 661

(3) شیخ الاسلام سے روزانہ ملاقات 661

(4) اصلاحِ معاشرہ کی مشترکہ جدوجہد 662

i۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی محبّت کا فروغ 663

a۔ شیخ الاسلام کی کتابوں اور خطابات سے استفادہ 664

b۔ حلقہ ہائے درود و فکر کا قیام اور ان میں شرکت 664

c۔ مرکزی گوشۂ درود میں گوشہ نشینی 664

d۔ شیخ الاسلام کے لیکچر باقاعدگی سے سننا 665

e۔ مجالس، کانفرنسیں اور عوامی اجتماعات 665

f۔ بچّوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی محبّت کی آبیاری 666

g۔ سوشل میڈیا کا استعمال 666

ii۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے امن کے پیغام کو پھیلانا 667

a۔ لوگوں کو شیخ الاسلام کی باتیں سننے پر آمادہ کرنا 667

b۔ نصابِ امن کی تعلیم اور تقسیم 668

c۔ لوگوں کو قرآن مجید سیکھنے کی مجالس میں شرکت کی ترغیب دینا 670

d۔ ضربِ امن 670

iii۔معاشرے کی روحانی تعلیم و تربیّت 671

a۔سالانہ تربیّتی اعتکاف 671

b۔تحصیل کی سطح پر ماہانہ شب بیداری 672

iv۔معاشرے میں مذہبی تعلیم و تربیّت عام کرنے کی جدوجہد 673

a۔ہفتہ وار سٹڈی سرکل 673

b۔کتب و کیسٹ لائبریریوں کا قیام 673

c۔نظامت تربیّت کی طرف سے جاری کردہ کورسز [سلسلہ ہائے اسباق]
.... 674

d۔انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے دعوت 674

v۔معاشرے سے غربت، بیماری اور محرومی کے خاتمے کے لیے اجتماعی
جدّوجہد 675

a۔منہاج ایجوکیشن سوسائٹی 676

b۔تعلیم سب کے لیے 676

c۔یتیم بچّوں کی نگہداشت کا مرکز — آغوش 677

d۔غریب بچّیوں کے لیے جہیز کی فراہمی 677

e۔فری ڈسپینسریاں، ایمبولینس سروس اور آئی کیمپ 678

f۔قُدرتی آفات کے متاثرین کی امداد 679

g.بنیادی ضروریات کی فراہمی 679

vi۔اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کی مسلسل جدوجہد 680
3۔اخلاص: کامیابی کی کنجی 682

مقدمہ

"منہاج السالکین" اپنے ہم نفسوں کو، علم، محبّت، خلوصِ نیّت اور تقویٰ اختیار کرنے، برائیوں سے پرہیز کرنے اور توبہ و استغفار، ندامت اور فرمانبرداری کے ذریعے روح کو پاک و مطہر کرنے اور نیکی کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنے کی ایک برادرانہ دعوت ہے۔ لوگ اشیاء کی اصل حقیقت سے آگاہ ہو سکتے ہیں اور اطمینانِ قلب پاسکتے ہیں بشرطیکہ وہ علم کی راہ اپنائیں اور اپنے دلوں کو تازگی بخشنے کا سامان بہم پہنچائیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے انہیں خود کو اپنی فطرت میں موجود برائی کے ارادوں سے پاک کرنا ہوگا، جن میں حسد، نفرت، کینہ، غیبت اور بہتان بازی سر فہرست ہیں۔ دن ہو کہ رات، مجلس ہو کہ خلوت ان برائیوں کو اپنے اوپر حاوی ہونے کا موقع نہیں دینا۔ کتاب ہٰذا کے ذریعے اس بات کو اجاگر کرنا مقصود ہے کہ مذہب کا قاموسی (encyclopaedic) علم جہنم کی طرف بھی لے جاسکتا ہے اگر اس کا حصول ذاتی نمود و نمائش، مادی فوائد یا کسی عہدے کے لیے کیا جائے۔ اس بربادی سے بچنے کا واحد راستہ خلوصِ نیّت ہے۔ اِصلاحِ نفس کے حوالے سے حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ میرا راستہ پانچ چیزوں پر مشتمل ہے:

1۔ زندگی قرآن و سنت کی روشنی میں گزارنا۔
2۔ ہمیشہ سچ بولنا۔
3۔ دل میں کسی کے لیے بھی نفرت نہ رکھنا۔
4۔ حرام کھانے سے کلّیتًا اجتناب کرنا۔
5۔ ایسے نئے کاموں سے اجتناب برتنا جو دین کے مجموعی مزاج کے خلاف ہوں۔

ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو بڑے گناہوں سے تو بچتے ہیں لیکن ناپسندیدہ،

غیر مناسب اور بے لذّت کاموں (المکروہات) کو بےضرر خیال کرتے ہوئے انہیں ترک نہیں کرتے۔ جب تک کوئی فضول سرگرمیوں کو ترک نہ کرے اسے روح کی مطلق پاکیزگی عطا نہیں ہوتی۔ بعض لوگ اپنے تمام مذہبی فرائض کی ادائیگی کی شعوری کوشش کرتے ہیں لیکن جب وہ دنیوی معاملات یا اپنے پیشہ ورانہ فرائض ادا کر رہے ہوتے ہیں تو راست بازی سے کام نہیں لیتے؛ وہ اپنی لگامیں ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں اور جھوٹ، مکر و فریب اور خیانت سے اپنا دامن داغ دار کر لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ وہ لوگ جو ایسے معاملات پر سمجھوتہ کر لیتے ہیں انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اسلام میں کسی بھی معاملے میں خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی ضمیر فروشی یا بددیانتی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اپنے دلوں کو ایمان کی روشنی سے منّور رکھنے اور روزِ جزاء دائمی خوشی حاصل کرنے کے خواہش مند افراد کو تقویٰ، ایمانداری اور سچائی کا دامن ہاتھ سے کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے۔ حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے دنیا میں انسان کو جو سہولیات اور آسائشیں مہیا کی ہیں، وہ اس لیے ہیں کے انسان اللہ رب العزت کی قدرت کو پہچانے اور اس کے قریب آئے جب کہ ہم اُسی کی دی ہوئی نعمتوں اور آسائشوں کو بھرپور استعمال کرتے ہیں مگر اس کی ناشکری اور نافرمانی کرکے ہر لمحہ اُس سے دور ہوتے جاتے ہیں۔

اس کتاب میں یہ حقیقت آشکار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جب کوئی اپنے وجود کو خود احتسابی کی چھلنی سے چھان کر دیکھتا ہے تو اسے اپنی کوتاہیوں اور بد اعمالیوں کا کامل ادراک حاصل ہوتا ہے۔ ارادتاً کیے جانے والے گناہ، اپنے مادی ہونے کی وجہ سے چھپائے نہیں چھپتے اور پکڑے بھی جاسکتے ہیں۔ صرف اللہ تبارک و تعالیٰ سے مغفرت کی التجا کر کے اور اس کے حضور ہر معاملے میں فرمانبرداری کا شعار اپنا کرہی خود کو ان سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ پھر کچھ گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں

جو دیکھے نہیں جا سکتے۔ ایسے گناہوں کی مغفرت کسی صلہ کی تمنا کیے بغیر سماجی فلاح و بہبود اور بھلائی کے کام کرنے سے ممکن ہوتی ہے۔ یہ اُمور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنتے ہیں اور وہ اپنے بندوں کے مخفی گناہوں کو معاف فرما کر ان کے دلوں کو کدورتوں سے پاک فرما دیتا ہے۔ اللہ رب العزت جب اپنے کسی بندے سے پیار کرنے لگتا ہے تو اس بندے میں تین طرح کی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں:

1۔ سمندروں کی طرح وُسعت پیدا ہو جاتی ہے۔

2۔ وہ سورج کی طرح سخی ہو جاتا ہے۔

3۔ وہ زمین کی مانند عجز و نیاز کا پیکر بن جاتا ہے۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خواہش رکھتا ہے کہ اللہ رب العزت کو پالے تو اسے چاہیے کہ اولیاء اللہ سے محبت کرے اور اتنی محبت کرے کہ اولیاء اللہ اس سے محبت کرنا شروع کر دیں کیونکہ اللہ اپنے ولیوں کے دلوں میں دن میں ستّر مرتبہ جھانکتا ہے اور اس دل میں جس جس کا نام لکھا پاتا ہے، نہ صرف اس کے گناہ معاف کرتا ہے بلکہ اسے بھی اپنا دوست بنا لیتا ہے۔

ایک سروے کی روشنی میں کیے گئے تجزیے کے مطابق اس دنیا کی عارضی زندگی کے دوران لوگ کیا کیا خواہشیں پالتے ہیں اور پھر ان کو پورا کرنے کے لیے کیا کچھ جتن نہیں کرتے۔ جب لوگ تقویٰ اور اپنی روحانی آسودگی کی قیمت پر اپنی مادی ضروریات کے پیچھے بھاگتے ہیں تو پھر وہ اُلوہی ہدایت سے روگردانی کی وجہ سے سزا کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں انہیں اپنی کوتاہیوں کی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور اپنے نامۂ اعمال کو درست کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے کہ قانونِ قدرت میں گرفت کا ایک بڑا زبردست نظام موجود ہے اور کوئی بھی چھوٹی یا بڑی چیز حتیٰ کہ

اجرامِ فلکی بھی کوئی غلطی نہیں کر سکتے۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ کشش کے ذریعے منظم انداز میں باہم مربوط ہیں وہ بے مہار نہیں ہو سکتے۔ تاہم انسان ایسا کر سکتے ہیں کیوں کہ انہیں جستجو کی کھلی چھٹّی کے حامل ہونے کا اعزاز بخشا گیا ہے۔ جہاں مادی دنیا کو مشیّتِ ایزدی کا پابند کر دیا گیا ہے، وہاں ہمیں اپنے اندر مظاہرِ قدرت میں جاری و ساری باہمی محبت کے ابدی اصول کا بیج بونا ہو گا۔ یہ کتاب اس حوالے سے بھی اہم ہے کہ یہ روحانیّت اور مادیّت کا مطالعہ کرتے ہوئے انسانیّت کو درپیش دوہری مشکل کی نشان دہی کے علاوہ اس سے نکلنے کا حل بھی پیش کرتی ہے۔

جہاں تک روحانیت کا تعلق ہے اس سلسلے میں تصوف کا کردار بڑا اہم ہے لیکن اس میں فلسفیانہ ابحاث نے نوجوان نسل کو مغالطے (confusion) میں مبتلا کر دیا ہے۔ ایک طبقہ تصوف کو بطور علم لے کر عالم بن گیا جبکہ دوسرا طبقہ اخلاق و عمل کی کھائی سے گزر کر سالک بن گیا اور تیسرا طبقہ جو انتہائی قلیل ہے وہ معرفت و حقیقت کی گھاٹی کا راہی بن گیا۔

پہلی دو گھاٹیاں کسبی ہیں۔ جد و جہد سے علم بھی حاصل ہو سکتا ہے اور اخلاق و عمل بھی لیکن معرفت و حقیقت الٰہیہ کا باب کسب کی بجائے وہب سے کھلتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ایک ایسا طبقہ وجود میں آیا جس نے صریحاً علم سے انکار کر دیا اور ادوار و وظائف اور مراقبات کو ہی تصوف سمجھ لیا اور اپنی عمر اسی میں صرف کر دی۔ اس نے علم سے کوئی سروکار نہ رکھا حالانکہ یہ علم ہی بتاتا ہے کہ وہ کیا عمل ہے جو انسان کو حق تعالیٰ کے قریب کر سکتا ہے۔

پھر مرورِ زمانہ سے ایک ایسا طبقہ وجود میں آیا جس کے پاس نہ علم ہے نہ اخلاق و عمل اور نہ ہی معرفت، اس نے صوفیا کی زندگی کا مطالعہ کیا انوار و تجلیات اور قرب الٰہی کی بڑی بڑی منازل جو انہوں نے حاصل کیں۔ اس طبقہ نے انہیں

اپنی طرف سے بیان کرتا شروع کر دیا سننے والوں نے انہیں اس طبقے کا حال سمجھا حالانکہ اس طبقہ میں سے کوئی ایک بھی اس راہ کا مسافر ہی نہیں تھا۔ روحانیت کے نام پر اس کاروبار نے نوجوان نسل کو حقیقت سے دور کر دیا ہے اور وہ اس بے کار بحث میں مبتلا ہو گئی ہے کہ انوار کی کتنی اقسام ہیں، ان کے کیا کیا رنگ ہیں، قطب ابدال کی تعداد کتنی ہے اور ان کی کرامات کا معیار کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ وہ نوجوان جس نے اخلاقی و روحانی تربیت سے انسان سے لے کر انسان کامل تک کا سفر طے کرنا تھا وہ ان فلسفیانہ ابحاث کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔ ستم ظریفی دیکھیے کہ مسند ارشاد ان کے ہاتھ آگئی ہے جنہوں نے نہ علم کی گھاٹی عبور کی اور نہ اخلاق و عمل کی راہ پر چلے۔ جس شخص کے لیے حجاب ہی نہ اُٹھا جب وہ بے حجابی کی باتیں کرے تو اُس کی صحبت میں بیٹھنے والے کیوں کر گمراہ نہ ہوں! اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:

میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرّف میں عقابوں کے نشیمن!

حضرت داتا گنج بخشؒ نے آج سے ہزار سال قبل کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہم سے پہلے دور میں تصوف کا لفظ نہیں تھا، لیکن ہر کوئی اہل تصوف تھا۔ اب ہمارے ہاں تصوف کا لفظ تو ہے لیکن تصوف لوگوں کی زندگیوں سے جاتا رہا ہے۔ اب خدا ہی جانتا ہے کہ ہزار سال بعد تصوف کے علمبردار لوگوں کی مسندوں کا کیا حال ہو گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا ایک دن کی ہے اور ہم نے اس دن کا روزہ رکھ لیا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ تین قسم کے آدمیوں کی صحبت سے بچے رہو: (1) غافل عالم، (2) چرب زبان خوشامدی فقیر، اور (3) جاہل صوفی۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ اللہ کا فقیر اپنے آپ کو یوں اس دنیا سے جدا کر لیتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کے میل کچیل سے

پاک ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہر بغض، حسد، جھوٹ و منافقت، غیبت چغل خوری، ظلم و ناانصافی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اس کی زندگی سے دور ہو جاتی ہے۔ فقیر وہ نہیں ہوتا جس کا ہاتھ خرچ سے تنگ اور متاع سے خالی ہو، بلکہ فقیر وہ ہوتا ہے جس کی طبع مراد سے خالی ہو۔

یہ بات قابل غور ہے کہ حضرت داتا گنج بخشؒ تو تصوف کے حوالے سے جب حجاب اٹھانے کی بات کرتے ہیں تو بیچ میں توحید، طہارت، توبہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور فرائض و واجبات اور ان معمولاتِ حیات کی بات کرتے ہیں جو دین کی روح ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں:

1۔ گناہوں کو توبہ	6۔ رزق کو جھوٹ
2۔ نیک اعمال کو غیبت	7۔ عمر کو غم
3۔ بلاؤں کو صدقہ	8۔ عقل کو غصہ
4۔ سخاوت کو پشیمانی	9۔ علم کو تکبر
5۔ بدی کو نیکی	10۔ ظلم کو عدل

اسی طرح ایک مقام پر فرماتے ہیں:

1۔ خواہ کافروں کی سی ٹوپی سر پر رکھ مگر سچا فقیر بن۔
2۔ اگر کسی کی ایک کھجور کی گٹھلی بھی تجھ پر نکلتی ہو، اُس سے سبکدوشی حاصل کر۔
3۔ سچ جانو! تم ناپاک مٹی کا صرف ایک قطرہ ہو۔ پھر اس تکبر و نخوت سے کیا حاصل؟
4۔ بیگانوں کا حق اپنے پاس نہ رکھو۔
5۔ استاد کا حق ضائع نہ کر۔
6۔ حرام کے لُقمہ سے پرہیز کر۔

یہ حقیقی تصوف ہے جبکہ ہم نے تصوف کو فلسفہ بنا دیا ہے۔ اگر ہم اصل تصوف سے جڑ جائیں جو سلف صالحین نے بیان کیا اور عمل کر کے دکھایا ہے تو اس سے ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور رضا کو یقیناً پا سکتے ہیں۔

ہماری یہ کتاب معاشرے میں انسان کے جبلّی برتاؤ کے بارے میں شکوک و شبہات کی توضیح اور ازالہ بھی کرتی ہے۔ ہمیں جسمانی، روحانی، سماجی، اخلاقی اور ثقافتی طور پر آگے بڑھنا ہوتا ہے۔ انسان کی بدنی ساخت ہمیں جبِلّی طور پر پروان چڑھنے کے سارے سامان مہیا کرتی ہے۔ ہم سب کو تقویٰ اور راست بازی کے میلانات اور مزاج سے نوازا گیا ہے۔ یہی وہ جبلّت ہے کہ جس کے ساتھ خالقِ کائنات نے ہمیں تخلیق فرمایا ہے۔ ہم کسی بھی جائز پیشے کو اپناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے اور برے راستے سے ہٹ کر چلنے کے بے شمار مواقع عنایت فرماتا ہے۔ اس کا واحد معیار اس راستے پر چلنا ہے جس کی طرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفات ہمیں لے کر جائیں۔

اسلام ایک ایسے معاشرے کے قیام کا درس دیتا ہے جہاں ضعیفوں، ناداروں، محروموں اور مفلسوں کا خیال رکھا جائے۔ خوشحال، پڑھے لکھے اور باصلاحیّت افراد اپنی صلاحیّتیں مالی مشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں کی مدد کرنے میں استعمال کریں۔ ایک سچّا مسلمان ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ مجبور اور حاجت مندوں کی حاجت روائی اور داد رسی بغیر کسی نسلی یا لسانی تفریق کے ان لوگوں کے پاس خود جا کر سرانجام دیتا ہے۔ لوگوں کو درپیش بڑے مسائل میں سے ایک ان کے پاس اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کی مالی استطاعت نہ ہونا ہے۔ ہمیں دنیا میں ایسے انسان دوست نیک افراد کی ضرورت ہے جو دنیا میں خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی تعداد میں کمی لانے میں مددگار ثابت ہوں۔ یہی وجہ ہے

کہ اسلام سماجی فلاح و بہبود کے نظام کی ضرورت کو اُجاگر کرتا ہے تاکہ ضرورت مندوں کی حاجت روائی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اللہ جلّ شانہُ کی مخلوق میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے اور ان کی غریبی اور مصیبتوں کو دور کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ ہمیں ضرورت مندوں کی ضروریات کو ان کے مانگے بغیر پورا کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

"منہاج السالکین" اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ راہِ ہدایت اجتماعی انسانی شخصی ضرورتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اور اُلوہی قانون کی حدود میں رہ کر فرد کی روحانی بالیدگی کے ساتھ ساتھ اس مادی دنیا کو بہتر بنانے پر بھی زور دیتی ہے۔ یہ رسی پہ چلنے والی مشق کی مانند ہے کہ تمام دل موہ لینے والی دنیوی لذّات و خواہشات اور نفسانی شہوات کے درمیان رہتے ہوئے ان سے کنارہ کشی اختیار کی جائے، اِن سے منہ موڑ کر انسانی وقار، محبّت، انصاف، مساوات اور امن جیسے راست بازی کے مقاصد پر سختی سے کار بند رہا جائے، بلاشبہ یہ جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔ ایسے موقع پر جو چیز ہمیں توازن برقرار رکھنے اور اپنے مقصدِ حیات سے روگردانی سے بچانے میں مدد گار ثابت ہو سکتی ہے، وہ اخلاص و تقویٰ اور محبّت کا جذبہ ہے جو ہمیں پُرخلوص عبادت اور رضائے الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کردینے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول پر نہایت پختگی کے ساتھ کاربند کر دیتا ہے۔

حسین محیؔ الدین قادری

MINHAJ BOOKS STORE

Online Shopping

Order on WhatsApp

+92 309 7417163

1

کتابوں کی خریداری کیلئے (آئیکن) پر کلک کریں

2

کیٹلاگ سے کتابیں منتخب کریں

3

منتخب شدہ کتب کو خریداری ٹوکری میں شامل کرنے کیلئے "ایڈ ٹو کارٹ" بٹن دبائیں۔

(آئیکن) پر کلک کر کے مزید کتب کی خریداری جاری رکھ سکتے ہیں یا اپنی خریداری ٹوکری دیکھنے کیلئے (آئیکن) بٹن دبا سکتے ہیں۔

4

آپ خریداری ٹوکری میں ایک یا ایک سے زیادہ کتابیں شامل کر سکتے ہیں۔

کتابیں شامل کرنے کے بعد آرڈر کا بٹن دبائیں

5

منتخب شدہ کتابوں کی ٹوکری (آئیکن) میسج کریں۔

6

بل جاز کیش / ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں ادا کریں

اب آپ کی طرف سے آرڈر مکمل ہو گیا ہے۔ منہاج بک سٹور کا نمائندہ کتب آپ کے ایڈریس پر بھجوا کر آپ کو میسج کر دے گا۔

www.MinhajBooks.com